لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

درین زمان سعادت قران رسالہ در مدح

سید الانس والجان حضرت امیر مومنان صلوٰۃ الملک المنان

گلدستہ جنان

سنہ ۱۳۱۶ ھ

یکے از تصنیفات عالی جناب فیض مآب فسیح المکان عین الاعیان والمناقب

سید محمد اصغر صاحب رئیس و تمام بتاریخ سوم ماہ شعبان

بمقام لکھنؤ

مطبوع مطبع اثنا عشری باہتمام ... عابد علی

این گلدستهٔ جنان بفضل خلاق انس وجان

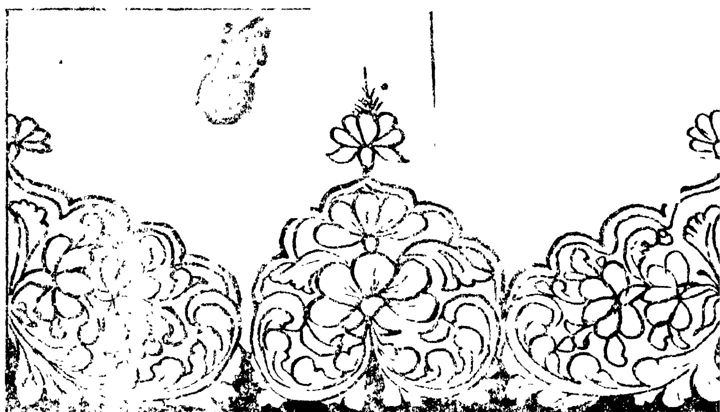
بحمد الله و المنة که درین هنگام [illegible] العلام

گلدستهٔ جنان رضوان
فی مناقب امیر مومنان

سنه ۱۳۱۳ هجری

از مصنفات سرکار چودهری سید محمد اصغر صاحب رئیس اونام بقلم

در مطبع فیض منبع اثنا عشری باهتمام سید عابد علی رضوی طبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد مجید و ثنای لاتحصی و لاتعد اوس خالق احد و صمد کو زیبا ہی کہ جسکا دوسرا محال اور درود
نامعدود اوس رسول مقبول پر ہے جسکا دین تا قیام قیام لازوال اور سلام بالاکرام و تحیت
تام دوازدہ امام علیہم السلام پر کہ خیر آل ہین بالعدد والاصال اما بعد عبد احقر محمد جعفر
بن عوض علی بن نصیر علی الزیدی الواسطی الاونامی غفر اللہ ذنوبہم و ستر عیوبہم جب
تحریر علے بندے فارغ ہوا تو ذہن ناقص مین آیا کہ جنگ خیبر کو بھی حیطہ تحریر مین لاؤن
اور مولانا و مقتدانا و امامنا امیر خیبر گیر علیہ صلوۃ اللہ الملک القدیر کو اپنا انجاح مرام
او رحصول مقاصد دینی و دنیوی کا وسیلہ اور شفیع بناؤن لہذا اس مخمس کو موافق خبر و سیر
کے لکھا واللہ المستعان و علیہ التوکل فی کل الزمان والاوان اور نام نامی اسکا گلدستۂ جنان
رضوان فی مناقب امیر مومنان رکھا۔

مخمس

بند ۱

اہل سیر نے لکھا ہے یہہ حال ہمد گر	خیبر مین جمع تھے جو یہودان خیرہ سر
تعداد دس ہزار کی لکھی ہے بیشتر	پہونچی رسول پاک کو جسوقت یہہ خبر

لشکر کے ساتھ شہ نے عمر کو کیا روانہ — بند ۲

پہونچے قریب قلعہ جو سردار لشکری | ہیبت سے تہی یہود کے دلمین جو ابتری
میدان سے بہاگ آئے جو سردار لشکری | تب لرزہ کی مثال بدنمین تہی تہرتہری

لڑتے ہمین وہان کسی ہاتہ سے نہ ٹہرا گیا تہا — بند ۳

بوبکر حکم ختم رسل سے گئے وہان | چودہ سو آدمیونکے ساتہہ لڑائی کے تہے جوان
پہونچا حصار کے نزد قرین ایک بہی جوان | خوف یہود سے بہاگا وہ کوردان دوان

صدیق اس لڑائی مین جہوٹا ہوا تہا — بند ۴

بار دگر عمر نے یہہ حضرت سے عرض کی | پہر اذن جنگ دیجیئے یا سید النبی
فرمایا جاؤ قلعہ کی جانب ابہی ابہی | قلعہ کی سمت کو چلے پر تہی بزدلی

پہر بہاگتا عمر کا دوبارہ ہوا تہا

اہل سیر و خبر نے کیفیت خیبر یہہ لکہی ہے پانچ قلعہ یہودیونکے تہے ۱ ناعم ۲ صعب ۳ وطیح ۴ سلالم ۵ قموص۔ انکا مجموعی نام خیبر تہا اس غزوہ کی کیفیت یہہ ہے کہ دس ہزار آدمی یہودیون نے فراہم کیئے تہے اور عنقریب مدینہ پر حملہ کرنیوالے تہے اون دس ہزار یہودیون کی تعداد مین اکثر وہ لوگ قبائل یہود بہی شریک تہے جو مختلف موقعون پر برخلاف اپنے عہد کے کفار قریش کے ساتہہ ہوکر مسلمانونکے مقابلہ مین آئے تہے انکے عزم حملہ کی خبر سنکر ساتوین محرم کو ایکہزار چار سو مسلمانون نے خیبر کے یہودیون پر چڑہائی کی مورخین کی کثرت رائے اسپر ہے کہ وہ بڑا قلعہ مستحکم جسکی فتح کے لیئے مکرر بہادران اسلام جاجاکر واپس آئے تہے قموص تہا اور یہی رائے صاحب خمیس کی ہے لیکن ابن ہشام و ابن اثیر اسکے خلاف ہے وہ وطیح و سلالم بتاتے ہین بہرحال کوئی قلعہ ہو ہماری مراد اوس قلعہ سے ہے کہ جسکی فتح سے خیبر کی فتح مراد ہے تمام چہوٹے چہوٹے قلعے مسلمانونکی کوشش سے فتح ہوچکے تہے لیکن آخری

قلعہ جو سب سے مستحکم تہا کسیطرح فتح نہوتا تہا آخرکار حضرت عمر کی باری آئی اور
وہ اس کام کے لیے بہیجے گئے لیکن اونسے بہی فتح نہوا اسکے بعد حضرت ابوبکر تشریف
لیگئے لیکن ناکامی نے اونکا بہی ساتہہ دیا پہر حضرت ثانی نے بہی قصد ثانی ظاہر کیا
اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے اذن طلب کیا اونہین دوبارہ اجازت ملی
اور وہ گئے لیکن اتفاق سے اس دفعہ بہی مثل دفعہ اول ناکام واپس آئے۔ شاہ ولی اللہ
صاحب نے حضرت فاروق کے لوٹ آنیکی عجب کیفیت دلچسپ بحوالہ روایت مستدرک
نقل فرمائی ہے کہ حضرت عمر کو تہوڑی دیر ہی مقابلہ کا اتفاق نہوا تہا کہ اہل خیبر نے
اونکو پسپا کردیا پس حضرت عمر اسطرح واپس آئے کہ وہ تو اپنے ہمراہیونکو نامرد کا
الزام لگاتے تہے اور ہمراہی خود حضرت عمر صاحب کو نامرد کہتے تہے الغرض کوئی وجہ
ہو حضرت عمر کے نامراد واپس آنے پر جناب رسالتمآب صلعم نے ارشاد فرمایا کہ اب کل
یہہ علم فوج اوسے دونگا جو کرار غیر فرار ہے اور خدا اور رسول کو دوست رکہتا ہے
اور خدا اور رسول اوسے دوست رکہتے ہین ا عبر جزء ثانی صفحہ ۸۳-۲ تاریخ طبری صفحہ
۱۵۷۷-۳ عبر جزء ثانی صفحہ ۳۹-۴ خمیس جزء ثانی صفحہ ۸۴ ۵ تاریخ طبری صفحہ ۱۵۷۹
۶ مستدرک ۷ ازالۃ الخفا۔ اس خوشخبری کی پیشین گوئی نے سبکی خواہشونکو چمکا دیا
ہر مہاجر و انصار اس پایۂ بلند کا متمنی تہا لیکن سب سے زیادہ جنکو خواہش نے بیچین
کردیا تہا وہ سعد بن ابی وقاص اور دوسرے حضرت عمر تہے حضرت عمر خود ناقل ہین کہ مجکو
کسی روز علمداری کی خواہش نہین ہوئی جیسی اوس روز اگرچہ مسلمانون کو ایسی عزت کا آرزومند
ہونا جسکے حصول سے خدا اور رسول کی محبت اور دیگر فضائل کی ایک سند اور فخریہ تمغہ
ملتا ہو تعجب خیز نہین تصور کیا جا سکتا ہر شخص تہوڑا یا بہت اس امر کا یقین رکہتا تہا
کہ جناب رسالتمآب کا فرمانا خدا کا فرمانا ہے لیکن وہ لوگ ایسے اپنے استقلال جو اس جنگ
اور دوسری لڑائی مین معائنہ کرچکے تہے اگر اوس پر توجہہ کرتے تو اونکا دل خود اونکو اس

عزت کے حصول سے باز رکہتا تمام شب مہاجرین و انصار مین یہہ چرچے و تذکرے رہے کہ دیکہیئے کہ کل
ہم مین سے کون اس عہدۂ بلند پر سرفراز کیا جاتا ہے اور کسی یہہ علم ملتا ہے کوئی یہہ کہتا تہا
کہ جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادسے یہہ علم عطا ہوگا کوئی اپنی یہہ رائے ظاہر
کرتا تہا کہ اوس فقرہ سے مراد جناب علی ابن ابی طالب ہین کوئی بولا حضرت کی تو آنکہین
اس شدت سے آشوب کر آئی ہین کہ وہ میدان جنگ مین تشریف نہین لیجا سکتے غرض
کہ یہی چرچے ہی باتین رہین باہم شب بہر + ناگہان چرخ پہ ظاہر ہوئے آثار سحر + آنکہہ
جہپکائی نہ تکیہ پہ رکہا ایک نے سر + وردیان بجنے لگین قلعۂ خیبر مین اودہر + چرخ پر
صبح کی نوبت کی صدا آنے لگی + فوج اسلام سے آواز اذان آنے لگی۔ بعد ادائے
فریضہ سحر مشتاقان لوائے نبوی پیغمبر خدا کی خدمت مین حاضر ہونے لگے جناب علی مرتضی
آشوب چشم اور درد کے باعث سے حاضر نہوے جب وہ وقت آیا کہ اوس پیشین گوئی کا
ظہور ہو کہ جسنے سبکو مشتاق بنا رکہا تہا جناب رسالتمآب نے جناب علی مرتضی کو یاد فرمایا
گو اوسوقت بہی بعض اصحاب نے بیان کیا کہ حضرت کی آنکہون مین اسقدر درد ہے
کہ وہ سامنے کی چیزین بہی اچہی طرح ملاحظہ نہین فرماتے مگر حضرت نے ارشاد فرمایا
کہ اونکو کسیطرح یہانتک لے آؤ سلمہ بن اکوع حضرت علی مرتضی کا ہاتہہ پکڑکے جناب
رسالتمآب کی خدمت مین لے آئے جناب رسالتمآب نے اونکی آنکہون مین لعاب دہن
لگایا اور یہہ دعا فرمائی اللھم اذھب عنہ الحر والقر جناب علی مرتضی فرماتے ہین
کہ جناب رسالتمآب کی اس دعا کے بعد تمام عمر نہ میری آنکہین دردکی اور نہ یہہ کبہی سردی
و گرمی نے مجہے تکلیف پہونچائی۔ ابن ابی لیلی کہتے ہین کہ حضرت گرمی مین روئی کے کپڑے
زیب تن فرماتے تہے اور اونسے کچہہ ضرر نہ پہونچتا تہا دیکہو صحیح بخاری و مسلم بلالفظ
کرار غیر فرار و مع لفظ خصائص نسائی چہاپہ کلکتہ صفحہ ۱ و ۱۲ و ازالۃ الخفا و روضۃ الاحباب
ہم و بلفظ لیس بفرار تاریخ ابن کثیر منقول ابی ذرعہ ہم و مسند امام حنبل صفحہ ۱۳۶ جز ۱

کنز العمال و خصائص نسائی ٦ اور طبری صفحہ ٧٩ ١۵ شیخین کی تمام تمنا معلوم ہوتی۔

بند ٦

فرمایا اسطرح سے رسول خدا نے کل — دونگا علم اوسے جو کہ کرار ہو و بیدل

فرار ہو وے کرا اور نہو وے ذرہ پر دغل — رکہتے ہون اوسکو دوست رسول خدا اجل

ہے ان صفاتین نہین تیری سوا علی

بند

مشتاق سب کو اکے سحر کو بہم چلے — کس ولولہ مین ساتہہ قدم با قدم چلے

کرار کو خیال نکرکے دو ثم چلے — فرار تہے پہ لینے کو شہ سے علم چلے

آشوب چشم مین بہی ہوی مبتلا علی

بند

حضرت نے تب علی ولی کو طلب کیا — اصحاب نے یہہ عرض کی یا شاہ انبیا

آشوب چشم سے نہین کچہہ دیکہین مرتضی — سلمہ بن اکوع سے کہا جا جلد اونکو لا

آئے رسول حق کے قرین مرتضی علی

بند

آنکہونمین پہر لعاب دہن کو لگا دیا — اور حقمین یہہ علے کے دعا کی کہ اے خدا

لیجا علے سے گرمی و سرد یکو کبریا — آنکہین صحیح ہو گئین اور خوب پر ضیا

پہر آپکو لوائے مبارک دیا علے

بند

اور دست پاک اپنے سی پہر درع کو پہنا — باندہی کمر مین تیغ ہوئی فتح پیش پا

خیبر کے سمت شیر خدا کا علم بڑہا — جب زیر قلعہ پہونچا وہ سلطان اولیا

پتہر مین نصب آپنے نیزہ کیا علی

بند

جو دیدبان فصیل پہ قلعہ کے بیٹھا تہا — یہہ دیکہکر پکارا کہ اے قوم دیکہنا

مغلوب تم ہوی نہین فرق اسمین اک ذرا — توریت کی قسم جو ہے موسے نے سچ کہا

ہے فتح اسکے نام جو آیا فتی علے

بند

حارث نی قلعہ سے سوے سید آدم لیا — آتے ہی پہلے حملہ مین وہ کبر پر دغا

دو شخص مسلمین کو شہید آنکر کیا — نکلا نہ پہر مقابلہ مین اوسکے تیسرا

وہ آپ ہی کے ہاتہہ سے مارا گیا علی

مرحب اپنے بہائی حارث کو خون مین لوٹتا دیکہکر غیظ مین آیا اور جنگ پر آمادہ ہوا اور دو زرہین پہنین اور دو تلوارین لگائین دو عمامہ سر پر باندہے اور اوسپر خود رکہا اور وہ نیزہ ہاتہہ مین لیا جسکی سنان کا وزن تین من کا تہا مرحب ایک جوان طویل القامت تنومند اور بڑا دلیر تہا اس زمانہ مین ایسے نامی پہلوان ماہر فن جنگ کی دلیری اور تجربہ کاری اور جوش کی آگ کو جو اوسکے دل مین اپنی قوت بازو اور اپنے بہائی کے قتل ہوجانے سے بہڑکی ہوئی تہی خود بیان کرنی چاہیئے تہی چنانچہ وہ غیظ مین و غضب کے ساتہہ غرق آہن ہوکر سیاہ دیو کیطرح جنگہا آزما یہودیون سے باہر نکلا

مرحب نے دیکہا بہائی کہو خون مین پڑا ۔ تہا تن و توش اور شجاعت مین وہ بڑا
لڑنے مین دیو بہی نہین اوسپر کبہی چڑہا ۔ غصہ مین چین جبین تہا وہ بل کہا رہا کہڑا

اور غیظ مین رجز یہہ وہ پڑہکر چلا علی

قد علمت خیبر انی مرحب ۔ شاکی السلاح بطل مجرب
ان غلب الدہر فانی اغلب ۔ والقرن عندی بالدماء مخضب
اطعن احیانا وحینا اضرب ۔ اذا الحروب اقبلت تلہب
واحجم من صولتی المجحب ۔ خلت حمای لا یقرب

یعنے اہل خیبر خوب جانتے ہین کہ مین مرحب ہون اور وہ پہلوان آزمودہ کار ہون جو ہمیشہ ہتیار ونمین چہپا رہتا ہے اگر زمانہ مجہہ غلبہ کرے تو مین اوسپر بہی غالب آؤنگا اور جو پہلوان میرے سامنے آتا ہے خونمین نہا جاتا ہے اوسوقت جبکہ میدان کارزار گرم ہوتا ہے اور اوسکے بہڑکتے ہوئے شعلے سامنے آتے ہین تو مین کبہی نیزہ زنی کرتا ہون اور کبہی تلوار سے لڑتا ہون اور جو بادشاہ یا سردار سبب اپنی شوکت اور جبروت کے حجاب مین رہتا ہے میرے حملون کے سامنے وہ بہی اولٹے پانون پہر جاتا ہے جس مقام کو مین محفوظ کرلون اوسکے

جانے کی کوی جرأت نہین کرسکتا۔

	بند ۴	
سب جانتے ہین خیبری مرحب ہون مین وہ مرد		وہ آزمودہ کار پہلوان ہون بر محل
ہتیار ون مین چہپا ہون شجاعون مین بے شل		جو آیا میرے سامنے آئی اوسے اجل
	جب گرم کارزار کا میدان ہوا علی	
	بند ۵	
آتش فشان ہون معرکہ گیر ودار مین		تیغ وسنان سے لڑتا ہون مین کارزار مین
چہپتا ہے بادشاہ ہی مجہسے حصار مین		رہتا ہی میرے حملون سے دہوم دہی فشار مین
	رو کو نین جو جگہہ ہو وہان دوسرا علی	

علے مرتضی نے اوسکے جوابمین یہہ رجز پڑہا۔

انا الذی سمتنی امی حیدرہ	ضرغام آجام ولیس قسورہ
عبل الزراعین شدید القصرہ	کلیث غابات کریہ المنظرہ
اکیلکم بالسیف المستدرہ	اضربکم ضربا یبین الفقرہ
واترک القرن بقاع جزرہ	اضرب بالسیف رقاب الکفرہ
ضرب غلام ماجد حزورہ	من یترک الحق بقوم صغرہ
اقتل منہم سبعۃ او عشرہ	فکلہم اہل فسوق فجرہ

یعنے ای مرحب مین وہ شخص ہون کہ میری مان نے میرا نام حیدر رکہا ہے وہ شیر بیشۂ جنگ وجدال ہون جو شیر کو چیر ڈالتا ہے میرے بازو نہایت ہی زبردست اور مضبوط ہین میری گردن نہایت ہی گندہ ہے اور قوی جسطرح شیران بیشہ کی صورتین نہایت ہولناک اور ڈرانے والی ہوتی ہین ایسا ہی مین ہون مین اپنی شمشیر آبدار سے تمہین اسطرح ناپونگا جسطرح غلہ کسی بہت بڑے پیمانہ سے ناپا جاتا ہے یعنے مین سبکو صاف کردونگا مین تم سبکو ایسی کاری ضربت لگاؤنگا جو تمہاری پشت کی ہڈیونکو توڑ ڈالیگی اور اس میدان جنگ مین جو مقابلہ کو آئیگا اوسے جانورون کے آگے ڈالدونگا کہ وہ کہالین مین کفار کی

گرد تون پر وہ ضربت لگاؤنگا کہ جو ایک نوجوان عالیخاندان قوی دست لگائے اور بہت بڑے پہلوان کے شایان ہون جو شخص راہ حق چہوڑیگا اوسکی کجی کو درست کرد ونگا اور اون یہودیون سے سات یا دس نامی پہلوانونکو قتل کرد ونگا کیونکہ وہ گنہگار اور فاجر ہین فائدہ علامہ میبذی حافظ اسمعیل سے ناقل ہین کہ مرحب کی مان کاہنہ تہی وہ مرحب سے کہا کرتی تہی کہ مجہے تیری نسبت اوس شخص سے خوف ہے جو جنگ مین اپنا نام حیدر ظاہر کریگا اے فرزند اگر تو یہہ نام سُننا تو اوس شخص سے مقابلہ نکرنا پس جناب علی مرتضی نے یہہ رجز شروع کیا تو مرحب پر خوف طاری ہوا کہ بہاگ جاؤن لیکن حمیت جاہلیت نے قدم تہام لیئے اور سیاق کلام سے پایا جاتا ہے کہ جناب علی مرتضی بہی باعجاز اوس قول سے واقف تہے جو مرحب کی مان نے کہا تہا۔ فواتح میبذی مطبوعہ لوہار و پریس صفحہ ۱۱۴-۱۱۳ اور اس رجز مین کا کچہہ حصہ باختلاف الفاظ صحیح مسلم مین بہی مندرج ہے ملاحظہ ہو مطبوعہ افضل المطابع صفحہ ۱۱۵ جزء ثانی دمبری مین لفظ حیدر کے معنے مین اس جنگ مین مرحب کا حال جیسا کہ ہمنے لکہا ہے مندرج ہے اور سبط ابن جوزی نے ذیل حدیث امام حنبل جناب امیر کے کچہہ اشعار بہی لکہے ہین جو مرحب کے مقابلہ مین آپنے فرمائے تہے جس سے ہمارے قول کی تائید ہوتی ہے اور یہہ وہی اشعار ہین جنکو ہمنے اس مقام پر لکہا ہے اور یہہ زائد ہین اور اوسمین فقط تین شعر ہین اور مرحب کے رجز کے دو شعر ایک پہلا اور دوسرا تیسرا علامہ طبری نے اپنی تاریخ مین بریدۃ الاسلمی سے روایت کی دیکہو صفحہ ۱۵۷۹ اور ابن حجر نے اصابہ مین صفحہ ۱۲۱۲-۱۲۱۳ احمد بن حنبل کی حدیث خیبر نقل کی ہے اوسی کے ساتہہ مرحب کا قتل اور جناب امیر علیہ السلام کی ضربت کی تعریف لکہی ہے کہ تمام لشکر نے آواز ضربت سُنی تہی ۵ علامہ نووی کے نزدیک یہہ اصح ہے

سنتے ہی اس رجز کے ید قادر و د و د	پڑہنے لگے رجز کہ سُن اے کافر یہود
حیدر ہے مان نے نام رکہا میرا اے عنود	شیرونکو چیر ڈالتا ہون کیا ہے نیست و بود

بازو قوی ہین کیونکہ ہے دست خدا علی

بند ۱۷

وہ شیر نر ہون دیکھ کے مجکو عدو ڈرے — دہشت سے اور رعب سے میرے عدو گرے
تلوار آبدار کا گر وار اک پڑے — اور ہڈیونکو پیس کے توڑ دون کمر کڑی

کر دیگا ایک قد عدو کو دو تا علی

بند ۱۸

میدان مین جنگ کرتا ہون از زور شور سے — کفار کیا اگر انکا لہو پین گور سے
خصم ہین اگاؤن سر سے جوانونکے طور سے — جو رہا چھپکے چھوڑی نکالون نہ ورستے

ہے سات دس یہود کا قاتل ہوا علی

بند ۱۹

حیدر کا نام سنتے ہی سہم کے ڈر گیا — ہان اسکا کلام ساتھ ہی دلمین گذر گیا
اک وار ذوالفقار کا بس کام کر گیا — جہپکی ادہر تو آنکھ ادہر تن سی سر گیا

کافر پہ فتحیاب ہوا لافتے علی

اوسکا قتل ہوا کہ جناب حیدر کرار غیر فرار نے تمام فوج سے مخاطب ہوکر اس طرح فرمایا

انا علی وابن عبد المطلب — مهذب وسطوة وذو حسب
قرنا اذا لاقیت قرنا الراهب — من یلقنی یلقی المنایا والکرب

یعنے ای قوم مین علی ابن عبد المطلب کا فرزند ہون تہذیب و سطوت و حسب رکہتا ہون وہ شجاع یکتا ہون کہ جب کسی پہلوان سے سامنا ہوتا ہے تو مجکو کسی قسم کا ہراس اور خوف نہین ہوتا ہے جو پہلوان میرے سامنے آتا ہے وہ میرے سامنے نہین آتا بلکہ موت اور مصیبت اسکے سامنے آتا ہے۔

بند ۲۰

مرحب کو قتل کرکے یہہ تب فوج سے کہا — مین عبد مطلب کا پسر ہون علی سنا
تہذیب مین حسب مین نسب مین ہون ذوالعلا — مین وہ شجاع ہون کہ نہین ڈر مجھے ذرا

ہمرزم موت سے کرے ہے آشنا علی

جناب علی مرتضی علیہ السلام ابہی یہہ رجز فرما رہے تہے کہ تیسرا پہلوان داؤد بن قابہ

قلعہ سے نکلا اور مقابلہ کو بڑھا اور یہہ رجز پڑھا۔

یا ایہا الجاهل باللہ عم	ماذا ترید من فتی غشمشم
ادع مقدما الهبور هصم	ماذا ترید بنازل معصم
وقاتل القرن الجری المقدم	واللہ لا اسلم حتی تحرم

یعنے اے خشمگین جاہل تو دلاور پہلوان سے کیا چاہتا ہے، وہ ایک ایسا حسین شخص ہے جسکا حسن سبکو خوش کرتا ہے وہ شیر درندہ ہے تجھکو اوس سن رسیدہ سے جو بہت کچھہ زمانہ کی مصیبتین جہیل چکا ہے اور جو جری اور پیش قدمی کرنیوالے کا مقابل کا قاتل ہے کیا مطلب ہے خدا کی قسم مین اسلام نہ قبول کرونگا جبتک کہ تو اپنی زندگی سے محروم نہ کیا جاوے۔

بند

پڑھتے تھے اس جزکو ابہی سید العرب	داؤد بکری غصہ سے آیا بعد تعب
کہنے لگا کہ خشمگین جاہل ہے کیا سبب	مجہہ پہلوان حسین سے کیا چاہتا ہے اب

ہے سن رسیدہ حسن مین یکتا ہوا علے

جہیلی مصیبتین ہین زمانیکی مینے سب	شیر درندہ ہوکے بچا دیگا مجسے اب
جو پیش قدمی لڑنیمین دیکھا مرا غضب	اسلام مین قبول کرونگا نہ روز و شب

محروم زندگی سے نہ جبتک ہوا علے

یہہ سنکر جناب علی مرتضی علیہ السلام نے یہہ رجز شروع کیا اور یہہ جواب مین فرمایا

اتبت الحاك اللہ ان لم تسلم	لوقع سیف مشرفی خضرم
تحمله مني بنان المعصم	احمی به کتائبی وا حتمی
انی ورب الحجر المکرم	قد جدت اللہ بلحمی ودمی

یعنے تجہپر لعنت خدا کی ہے اگر تو اسلام نہ لائیگا اس تیغ آبدار کی ضرب کے لیئے ذرا ٹہرتا جسکا پانی بہت گہرا ہے اور جسے مین اپنی کلائی مین اور انگلیون سے پکڑے ہون اور جسے

جس سے مین اپنی فوجکی حمایت اور حفاظت کرتا ہون قسم ہے حجر اسود کے پیدا کرنیوالے کی کہ مین نے اپنا گوشت اور خون خدا کی راہ مین نذر کر دیا اس رجز کو تمام کرکے جناب علی مرتضے نے اوسے ہی قتل کیا۔

بند ۲۳

شنکر علی ولی نے رجز اوس لعین کا
لعنت خدا کی تو جو نہ اسلام لائیگا
ارشاد اسطرح کیا سُن لے یہود آ
اس تیغ آبدار سے کاٹونگا دست و پا
قبضہ مین جسکو رکہتا ہے شیر خدا علے

بند ۲۴

حفظ و حمایت فوجکی پہلا اپنا کام ہے
راہ خدا مین جسم مرا نذر عام ہے
کہا کر قسم خدا کی مرا یہہ کلام ہے
اب یہہ رجز تمام ہے وہ ہی تمام ہے
داؤد دکبری ذبح ہوا مرتضے علے

چوتھا پہلوان ربیع بن ابی الحقیق جو قلعۂ قموص کا بادشاہ تہا مقابلہ کو آیا جناب علی مرتضے نے اوسے آتے دیکہکر خود ہی رجز مین سبقت فرمائی اور ارشاد کیا۔

انا علی وابن عبد المطلب
احمی ذماری واذب عن حسب
والموت خیر من الفرّ من الحرب

یعنے علی مین فرزند عبد المطلب ہون جن چیزونکی شجاعونکو حمایت کرنا لازم ہے اونکی حمایت کرتا ہون اور اپنے حسب پر کوئی الزام آنے نہین دیتا جوان آدمی کے لیئے بہاگ جانے سے مرجانا بہتر ہے ان دو فقرون کے بعد اوسے بہی قتل کیا۔

بند ۲۵

مین عبد مطلب کا علی ہون جری بشر
اپنے حسب پہ آنے نہ دونگا خطر و ضرر
جن چیزونمین شجاعونکا حامی ہون سر بسر
ہے بہاگنا جوانکو معیوب کسقدر
گر بہاگے اس سے مرنا تو بہتر ہوا علی

بند ۲۶

دو فقرے کہکے تیغ لگائی جو فرق پر
لگتے ہی تیغ کے ہوا راہی سوی سقر
سر پر غرور بار جو تہا دشمن کے اوپر
مرتے ہی اوسکے کفر پکارا کہ الحذر

دہر سے سر ریع جدا ہو گیا علے

پھر پانچواں پہلوان عنتر نامی نے آکر بڑے جوش و خروش سے یہہ رجز شروع کیا۔

انا ابو اللیث واسمی عنتر	شاکی السلاح و بلادی خیبر
اشجع مفضال ھزبر ازدر	جھم عبوس بازر ممتر

عند اللیوث اللیوث قسور

یعنے مین ابو اللیث ہون اور نام میرا عنتر ہے مین غرق دریاے آہن ہون اور خیبر میرا مسکن ہے مین ایک نہایت شجاع اور بزرگ ہون اور ایسا شیر غضبناک ہون جو ہمیشہ اپنا سینہ اوبہارے رہتا ہون اور مین ترشرو پہلوان آشکار تلخ مزاج ہون اور شیرون کے سامنے شیرون کو پہاڑ ڈالتا ہون۔

پھر پانچوین جری آکہ عنتر ہے جسکا نام	جوش و خروش سے یہہ رجز مین کیا کلام
مین وہ ابو شجاع ہون عنتر ہے میرا نام	خیبر کے بیچ اپنا ہوا مسکن و مقام

مین وہ شجاع تر ہو نہین دوسرا علی

سینہ اوبہارے رہتا ہون مین اسکے ور سے	وہ پل ہون ترشرو نہین ڈرسام و گور سے
تلخی مزاج میری کی مشہور شور سے	شیرونکو مارون شیرونکی آگے مین گور سے

جب اسطرح رجز وہ ادا کر چکا علے

جب وہ اپنے رجز کو ختم کر چکا تو علی مرتضی نے اوسکے رجز کا اس طرح جواب دیا۔

انا علی بطل البطل مظفر	غشمشم القلب بذ الله اذکر
وفی یمینی للقاء اخضر	یلمع من حافیه برق یزھر
للطعن والضرب الشدید المحضر	مع نبی الطاھر المطھر
اختاره الله لعلی الاکبر	الیوم یرضیه و یخزی عنتر

یعنے اے عنتر مین علی ہون اور ہمیشہ منصور اور مظفر رہا ہون شجاع اور شیر دل ہون اور

اسیطرح لوگ مجھے یاد کرتے ہین میرے داہنے ہاتھہ مین وہ شمشیر بازہ دار بجلی کے مانند چمک رہی ہے نیزہ زنی اور سخت تیغ زنی کے واسطے موجود ہون اور اوس پیغمبر پاک کے ساتھہ ہون کہ جو پاک اور پاکیزہ ہے جسے پروردگار بزرگ اور برترنے برگزیدہ کیا ہے آج اوسکو راضی اور خوشنود کرونگا اور عنتر ذلیل اور خوار ہوگا یہہ فرماکر ایک حملہ شیرانہ سے عنتر کو بھی خونمین تر کیا۔

شیر خدانے اوسکو جواب اسطرح دیا	عنتر مین وہ علی ہون کہ شاہد ہو کبریا
ہر جنگ مین مظفر و منصور مین رہا	دست یمین مین میری ہے یہہ تیغ پرضیا
مین ہون شجاع و ضیغم و شیر خدا علی	
نیزہ زنی تیغ زنی مین مین سخت ہون	فتح و ظفر کا پہنے بدنمین مین رخت ہون
ہون ساتھہ مین رسول کے فرخندہ بخت ہون	گلزار مصطفے مین وہ عالی درخت ہون
طوبی کیطرح خلق مین ہے دوسرا علی	
خوش ہون رسول پاک خداوند ذوالجلال	عنتر ذلیل و خوار ہو در عرصۂ قتال
فرلکے ذوالفقار لگائی بصد جلال	عنتر کو خونمین کردیا ضیغم نے لال لال
کافر پہ فتحیاب ہوا مرتضے علی	

پہر آپ کل فوج کیطرف مخاطب ہوکر یہہ فرمانے لگے۔

ھذا لکم معاشر الاحزاب	من فالق الھامات والرقاب
فاستعجلوا للطعن والضراب	واستیسلوا للموت والمآب
صیرکم سیفی الی العذاب	بعون ربی الواحد الوھاب

یعنے اے گروہ اہل شر لو یہہ ضرب اوس تلوار کی ہے جو سروں کو اور گردنوں کو اوڑا دیتی ہے اب تیغ زنی اور نیزہ بازی مین جلدی کرو اور معرکہ مرگ اور بازگشت مین کود پڑو یاد رکھو کہ میری تلوار نے خدا کی مدد سے تمہین ہمیشہ عذاب مین مبتلا کیا۔

بند ۳۲

پھر اہل کفر سے کیا اسطرح کا خطاب — اے اہل کفر مجھسے یہہ لو تیغ کا عذاب

شمشیر و نیزہ بازی مین جلدی رو شتاب — اور معرکہ مین موت کو آجاؤ بے حساب

اب ہے تمہارے سامنے مثل قضا علی

یہ سنکر مرہ بن مروان پہلوان شقی مقابلہ کے لیئے بڑہا اور میدان مین آکر یہہ رجز پڑہا

انا الغلام العربی عند النسب — احمی جواری واذب عن حسب

واقتل القرآن الجری عند الغضب — للضرب والطعن شدید النصب

مین جوان عربی نسل ہون اور اپنے ہمسایہ اور حسب کی حفاظت اور حمایت کرتا ہون غصہ کیوقت پہلوانان جری کا خون بہاتا ہون اور تیغ زنی اور نیزہ بازی کے لیئے ہمیشہ سیدہا کہڑا رہتا ہون۔

بند ۳۳

مرہ جو دارمی تہا جیسا پہلوان پیل — میدان مین یون رجز کو پڑہا پھر سنبھل سنبھل

مین وہ جوان نسل عرب مین ہون بے المثل — حامی و حافظ اپنے نسب کا ہون بے بدل

غصہ کیوقت خون بہاتا ہون یا علی

بند ۳۴

وہ تیغ زن ہون مجھ مین نہین ہے ذرا کجی — اور نیزہ بازی مین ہمین سیدہا کہڑا رہی

آئی تہی موت اس سے یہہ بکتا تہا غبی — گر جاہے جو بہت بہلا بر سا ہی ہے کبہی

لاف و گزاف اوسکو کریگا فنا علی

اسکے جواب مین جناب علی مرتضی علیہ السلام نے یون رجز پڑہنا شروع کیا۔

انا علی وابن عبد المطلب — اخو النبی المصطفی المنتجب

رسول رب العالمین قد غلب — بین رب السماء فی الکتب

وکلکم یعلم لا قول کذب — ولا ینزو رحین یدعی بالنسب

صلف الادیم والجبین کالذہب — الیوم ارضیہ بضرب و غضب

ضرب غلام ادب من العرب — لیس بخوار عند النکب

اُثبتُ بضربٍ من حسامٍ کا اللّھب

یعنے مین علی فرزند عبد المطلب ہون اور نبی برگزیدہ کا بہائی ہون وہ رسول رب العالمین ہے جو ہمیشہ غالب رہتاہے اور پروردگار آسمان نے اوسکا ذکر کتب سماویہ مین کیاہے سب لوگ جانتے ہین یہہ کوی جہوٹی بات نہین جسوقت اوسکا ذکر بنام و نسب ہوتاہے اوسکو سب جان جاتے ہین اوسکی جلد نہایت صاف اور پیشانی اوسکی مانند طلائے بیغش کے ہے آج مین اوسکو (اپنے بہائی پیغمبر کو) اپنی تیغزنی اور غیظ سے خوش کرونگا اور آج وہ وار لگاؤنگا جو عرب کے ایک جوان دانشمند کو جو بوقت مصیبت کسیطرح نہین دبتاہے کرنا چاہیئے اسے مُرہ اوس تلوار کے وار کی ضربت کیلیئے کہڑا رہ جو مثل شعلہ آتش چمک رہی ہے۔ بند ۲۵

اوسکے جواب مین ہو گویا علے ولی		سُن کان رکہکے یسری تو تقریر اپنی	
مین عبد مطلب کا ہون پیارا اسپر علے		فضل خدا سے ہین مرے بازو بہت قوی	
	بہائی نبی بزرگ کا دست خدا علے		
ہے برتر و جلیل وہ نو بادۂ خلیل	بند ۲۶	وہ ہے رسول پاک خدا اوسکا ہے کفیل	
سب صحف آسمانی مین ذکر اوسکا ہے جمیل		سب جانتے ہین اوسکو نہین اسمین قال و قیل	
	ہے صاف جلد چہرہ ہے مثل طلا علے		
مین آج اپنی تیغزنی سے دم جدال	بند ۲۷	پیغمبر خدا کو کرونگا بہت نہال	
وہ وار مین کرون جو عرب یہہ کرین مقال		دبتا نہین کبہی یہہ خردمند خوشخصال	
	ضربت کیواسطے تو کہڑا رہ بڑہا علے		
یہہ تیغ تیز دیکہہ کہ کیا کیا دمکتی ہے	بند ۲۸	جو مثل شعلہ ہاتہہ مین میرے چمکتی ہے	
مانند برق تیری طرف ہو دپکتی ہے		جیسے یہہ کیلے اب تری جاں پہ لپکتی ہے	
	مُرہ کو ایک وار مین دو کردیا علے		

یہہ فرما کر ایک ضربت ذوالفقار سے اوسے بہی دو ٹکڑے کر دیا اور اسطرح خدا کی درگاہ مین مناجات کی

الیک ربی لا الی سواکا	اقبلت عمدا ابتغی رضاکا
اسالک الیوم بما دعاکا	ایوب اذ حل بہ بلاکا
ان بلک منی قد دنا قضاکا	رب فبارک لی من لقاکا

یعنے اے خدا مین سوا تیرے اور کسیکی سامنے نہین آتا آج مین دل سے تیری رضا چاہتا ہون حاضر ہوا ہون اور وہی دعا کرتا ہون جو ایوب نے اوسوقت کی تہی جبکہ تیری بلا اور مصیبت اونپر نازل ہوئی تہی بار الہا اگر تیری قضا مجہسے قریب آگئی ہو تو اپنی ملاقات میرے لیئے مبارک اور سزاوار کرنا۔

درگاہ کبریا مین یہہ دست دعا بڑہا	اس طور ملتجی ہوی یہہ شاہ اوصیا
تیری سوا خدا نہین رکہتا ہون دوسرا	اور آج دل سے چاہتا ہون مین تیری رضا

ای کبریا یہہ کرتا ہی تجہسے دعا علے

ایوب پر جو آی مصیبت تہی ای کریم	اوسوقت مین کہ حال بہت اونکا تہا سقیم
تو نے دعا قبول کی ای ارحم و ارحیم	گر ہو قضا قریب میری ای خدا رحیم

ہو فیضیاب تیرے لقا سے خدا علے

ابہی یہہ مناجات ختم نہوی تہی کہ یاسر خیبری پہلوان ہنگام مقابلہ کو آیا جناب علے مرتضی دیکہکر خیبریون کو یہہ سُناتے ہوی اوسکی طرف بڑہے اور یہہ رجز ارشاد فرمایا

ھذا الکم من الغلام الغالب	من ضرب بصدق وقضاء واجب
وفالق الھامات والمناکب	احمی بہ قماقم الکتائب

یعنے اے گروہ کفار یہی ضرب اور قضای مبرم تمہارے لیئے اوس جوان کیطرف سے ہے جو غالب رہنے والا ہے سر اور شانون کو اوڑا دیا کرتا اور بڑے بڑے گروہ ہاے لشکر کا حامی ہوجاتا ہے۔

بند ۱۲

اتنک دم نہ ختم ہوئی تھی کہ ناگہان — شہ کے مقابل آکے ہوا ایک سرجوان

یہہ پہلوان دلیر تہا اور بہ من سا توان — لائی رجز کو شیر الہی تھی بر زبان

کفار کے لیئے تو ہے میری قضا علی

بند ۱۳

ہو ہیچ ہی اخطار ور قضا بہر کافران — غالب وہ پہلوان جری ہون قوی جوان

حامی ہون اوسکا جو کہ ہی وہ لشکر گران — سنتی ہی یاسر اسکو لگا کہنے ناگہان

یاسر سا دوسرا نہین جنگ آزما علی

یاسر خیبری ہی ایک نامور اور جنگ آزما پہلوان تہا اس رجز کے جواب مین یون کہنے لگا

قد علمت خیبر انی یاسر — شاکی السلاح بطل مغافر

اذا اللیوث اقبلت تبادر — واحجمت عن صولتی تحاذر

ان طعانی فیہ موت حاضر

یعنی اہل خیبر خوب جانتے ہین کہ مین یاسر پہلوان غرق دریای آہن ہون اور وہ پہلوان ہون جو اپنے آپکو دریای جنگ مین ڈالتا ہے جبکہ شیران درندہ (پہلوان تنومند) میرے مقابلہ کو آتے ہین اور ڈرتے ہین ایسے ہنگام مین میری نیزہ بازی سے موت دست بستہ حاضر رہتی ہے۔

بند ۱۴

وہ پہلوان ہون اپنے کو دریای جنگمین — مین ڈالتا ہون جوش و غلو کی امنگ مین

میرے مقابلہ کو نہین آتے جنگ مین — ہی رعب میرا زہرۂ شیر و پلنگ مین

ہی دست بستہ نیزہ سی میری قضا علی

علی مرتضے علیہ السلام نے اس طرح سے للکار کر جواب دیا۔

تبا و تعسا لک یا ابن الکافر — انا علی ھازم العساکر

انا الذی اضربکم و ناصری — الہ حق و لہ مہاجر

اضربکم بالسیف فی المغافر — اجود بالطعن و ضرب ظاہر

مع ابن عمی والسراج الزاہر | حتی تدینوا العلی القادر

ضرب غلام صارم مماہر

یعنی ای یاسر ہلاک ہو تو اور مرجا ای پسر کافر مین علی ہون جو لشکرونکو پسپا کردینے والا ہون اور مین وہ شخص ہون کہ تلوار سے ضربت لگاتا ہون اور میرا مددگار میرا پروردگار برحق ہے اور اوسکے لیئے مین نے ہجرت کی ہے مین بہت ہی ذلت سے تجھے قتل کرونگا اور نیزہ بازی اور تیغزنی سے کبھی بخل نکرونگا مین اپنے پسر عم اور شمع روشن کے ساتھہ ہون اور جبتک کہ تم سب لوگ پروردگار قاہر و برتر کی اطاعت نکروگے جہاد کیئے جاؤنگا اور ایسی ضربت لگاؤنگا جو دشمنون کے کاٹ ڈالنے والی جوان اور ماہر فن حرب کی ضربت ہو۔

بیت

للکار کر جواب علی نے یہہ تب دیا | یاسر ہلاک تو ہوا آئی تری قضا
مین ہون علی جو لشکرونکو پست کردیا | مین وہ ہون جسکے قبضہ ہی تیغ باقضا

حامی کفیل میرا ہے رب علا علی

بیت

ہجرت کی مین نے اوسکے لئی ای زبون خصال | ذلت سے تجکو قتل کرونگا دم قتال
اور نیزہ بازی تیغزنی میری دیکہہ حال | لڑنیمین تجسے بخل کرون یہہ نہین مجال

شمع ہدی نبی ہین تو اونکی ضیا علی

بیت

ایمان نلاؤگے جو تم از راہ گمرہے | لڑنیسے باز آؤنگا مین ہی نہ اک گہری
سر کافرونکی کاٹونگا چن چنکی سب ابہی | یہہ کہکی تیغ فرق پہ یاسر کے جو پڑی

سرتنکے تن سے جلد جدا ہو گیا علی

یہہ فرماکر یاسر پر حملہ کیا اور اوسے بہی قتل کیا اور کفار سے مخاطب ہوکر یہہ فرمانے لگے۔

ینصرنی ربی وخیر ناصر | آمنت باللہ بقلب شاکر
اضرب بالسیف علی المغافر | مع النبی المصطفی المہاجر

یعنے ای کفار پروردگار جو بہترین مددگار ہے میری مدد کرتا ہے مین پروردگار پر ایسے سچے دل سے ایمان لایا ہون جو اوسکا شکر گذار ہے اور نبی برگزیدہ اور ہجرت کنندہ کے ساتھہ پہلوانون کے مغرورون پر تلوارین لگایا کرتا ہون یہہ رجز سنکر آٹھوان پہلوان جو جنگ کے لیئے قلعہ سے بڑے طمطراق کے ساتھہ نکلا وہ صبیح خیبری تہا لیکن جناب علی مرتضے نے نہ اوسے رجز پڑہنے کا موقع دیا اور نہ خود اوسکو اپنا رجز سنانے کے قابل سمجہا مقابل مین آتے ہی شمشیر آبدار سے اوسے بہی قتل کیا۔

نظم

حضرت نے تب خطاب ہے کفار سے کیا — امداد میری کرتا ہے خالق مرا سدا
ایمان صدق دل سے مین لایا ہون باخدا — اور شکر اوسکا کرتا ہون ہر صبح ہر مسا
ہمراہی نبی مین لڑا ہی سدا علی

نظم

سنکر رجز کو نکلا جو اک پہلو ہشتمین — نام اوسکا تہا صبیح شجاعت سے تہا قرین
مہلت نہ دی علی نے رجز پڑہنے کی اوسے — اک تیغ ماری فرق پہ دو ٹکڑے تہا لعین
کفار کی طرف کو مخاطب ہوا علی

اور پہر فوج کفار کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا۔

أنا الذی ولدتنی هاشم — لیث حروب للرجال قاصم
معصوصب فی نفعها مقاوم — من یلقنی بلقاه موت هاجم

یعنے اے گروہ اشقیا مین علی ہاشمی ہون معرکہائے حرب کا شیر ہون پہلوانون کو قتل کرنیوالا ہون میدان جنگ پہلوانون کے مقابلہ سے تنگ گرد اور ڈرنے لگتا ہے اوسوقت مین اپنے مقام پر جما رہتا ہون اور جو میرے سامنے آتا ہے وہ گویا مرگ مفاجات کے سامنے آتا ہے۔

نظم

مین ہون علی ولی پسر ہاشم جری — مین حربگاہ مین ہون ہیبت شیر قوی
قاتل ہون پہلوانونکا تم جان لو یہی — میدان مین ہے گرا دون سر کون ملگیہ ہی

قائل ہون کا فرونکا مین ہون مرتضی علی

ان آٹھون نامی پہلوانون کے قتل نے قلعہ والونکی ہوش گم کر دیئے اور کسی مین جرأت و حوصلہ باقی نہ رہا سبب دیر تک کوئی مقابلہ کو نہ نکلا تو جناب علی مرتضی نے حملہ شدید یہودیون پر کیا اور داہنے بائین مانند شیر غضبناک کے وار شروع کیا یہانتک کہ یہودیونکی میدان پانوا کہ ہٹا

شعر

سیہ پہلوان آٹھون ہوئے قتل جسگہری
سب قلعہ والونمین نتہی جرأت لڑائیکی

تہی دیر تک کہڑی ہوئی سپاہ پر علی
سر پر یہودیونکی تہی تلوار چل رہی

بہاگے یہود قلعہ کے در پر گیا علی

علی مرتضی نے اونسے یہہ فرمایا۔

کلمہ

هذا من الغلام الهاشمی
من ضرب صدق فی ذی الکمائم

ضرب یقود شعر الجماجم
بصارم ابیض ای صارم

احمی به کتائب القماقم
عند مجال الخیل یا لاقادم

یعنے کہان بہاگتے ہو لو تمہارے لئے مغفر دار پر سچے ہاتہہ کی ضرب پڑا چاہتی ہے اوس جوان کے ہاتہہ سے جو ہاشمی ہے ایسی ضرب جو سر کے بالون تک کہینچ لاتی ہے اوس تیغ آبدار کی ضرب ہے جو نہایت تیز ہے اور سفید رنگ ہے ذرا دیکہو تو کہ کیسی تلوار ہے نہ صرف لڑتا ہون بلکہ مین اس تلوار سے اوس جنگوئے میدان مین کہ جہان گہوڑے اپنی ٹاپون سے زمین کو پامال کرتے پہرتے ہین اپنے بزرگون کے لشکرونکی بہی حمایت کرتا ہون جناب علی مرتضی یہہ رجز پڑہتے ہوئے حملہ کنان قلعہ کیطرف بڑہتے چلے جاتے تہے کہ ناگاہ کسی چالاک اور تیز دست یہودی کی ضرب سے جناب علی مرتضی کے ہاتہہ سے سپر گر گئی کوئی اور شخص اوٹہا کر بہاگ گیا اور فوراً قلعہ مین گہس گیا اور اوسکا دروازہ بند کرلیا اس واقعہ سے جناب علی مرتضی کا جوش وغا اور زیادہ ہوگیا نزدیک قلعہ پہونچکر دیکہا کہ دروازہ بند ہے آپنے حلقہ در مین ہاتہہ ڈالکر اوسے ہلانا شروع کیا کہ جس سے باب خیبر تو ایکطرف

قلعہ کی بنیاد تک ہل گئی اور صفیہ دختر حی بن اخطب تخت سے مونہہ کے بہل گر پڑی اور چہرہ بہی مجروح ہو گیا۔ جناب علی مرتضی سپر کی جگہہ باب خیبر ہاتہہ مین اوٹہائے ہوئے قلعہ مین داخل ہوئے یہودی یہہ حال دیکہکر پناہ مانگنے لگے اور تہرآ گئے جناب علی مرتضی نے اس بارے مین جناب رسالتماب سے استصواب کیا جب اجازت ملی تو آپنے اون یہودیون کو امان دی اور باب خیبر کو اوسوقت تک اوسی طرح ہاتہہ مین تہامے رہے پہر پشت کیطرف پہینکدیا جو آستین وجب دور جا گرا۔

کرکے خطاب سوی یہودان پر دغا	بند ۵۱	فرماتے تہے علی ولی شیر کبریا
کیون بہاگتے لڑائی سے ہو تمکو کیا ہوا		پڑتی ہے اب سر دیپہ مری تیغ بر قضا
ہے ہاشمی نسب شہ خیبر کشا علی		
مارون جو فرق پر مین یہہ شمشیر آبدار	بند ۵۲	سر سے گذر کے حلقمین اوترے یہہ بیقرار
دیکہو تو کسطرح کی ہے براق برق وار		نقری تو اسکے سُن لو کہ ہی نام ذوالفقار
لاسیف ذوالفقار ہے اور لافتے علے		
پڑہتے رجز وحملہ کنان شاہ شجعان	بند ۵۳	قلعہ کی سمت جاتی تہی سلطان انس وجان
دست خدا سے چہوٹی سپر دفعتاً وہان		چالاک اکیہود وہ لیکر ہوا روان
قلعہ مین گہس کے در کو کیا بند یا علی		
اس واقعہ سی شیر الہی غضب مین آ	بند ۵۴	حضرت کو جوش جنگ کا ابر اور بڑہ گیا
نزدیک پہونچی قلعہ کے جو ضیغم خدا		پنجہ مین اپنے تب در خیبر کو لے لیا
ایسی تکان دی قلعہ وہ سب ہلگیا علی		
بیٹہی صفیہ تخت پہ قلعہ کے درمیان	بند ۵۵	جنبش سے قلعہ کی ہوی وہ برزمین طپان
پیشانی زخمی ہو گئی چہرہ لہو لوہان		وہ در سپر کے مثل تہا قبضہ کے درمیان
کیونکر نہو جہان مین تہی دست خدا علی		

بند ۳

دیکھا یہودی نے جو یہ حال شہ زمان — گھبرائے خوف سے ہوا قالب میں دل طپان
حضرت سے مانگنے لگے وہ سب امان — پھر دی اونہین امن بہی بحکم شہ زمان

در ہاتھ مین لیئے رہے خیبر کشا علی

بند ۴

پھینکا جو پشت سر کیطرف در کو بر ملا — اسّی وجب پہ تختۂ در جا کے گر پڑا
طبری نے اسطرحسی کتاب اپنی مین لکھا — تہا ساتھ پہلوانون سے وہ در نہ اوٹھ سکا

جسکو لیئے تھے ہاتھ مین دست خدا علی

بعض مورخین لکھتے ہین کہ وہ چالیس آدمیون سے بہی نہ اوٹھ سکا لیکن اخطب خوارزم نے کتاب المناقب مین اور ذہبی نے کتاب میزان الاعتدال مین بسند معتبر و منصل جابر بن عبداللہ انصاری سے لکھا ہے کہ جناب علی مرتضےٰ نے باب خیبر اوکھاڑا اور جب چالیس آدمیون نے اوسی ملکر اوٹھانا چاہا تو اوٹھہ نہ سکا مگر اوسے کسیقدر جنبش ہوئی۔

بند ۵

ذہبی کی اسطرحسے ہے میزان مین ملا — بشد جابر سے اس خبر کو ہے وہ لکھتا بر ملا
چالیس مردونسے نہ وہ در اک ذرا اوٹھا — اسکو سپر ہاتھ مین رکہتے تھے مرتضا

قربان دست و قوت شیر خدا علی

غرضکہ جناب علی مرتضےٰ مظفر و منصور اس جنگ سے واپس آئے تو جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش خوش آپکے استقبال کے لیئے خیمہ سے باہر نکل آئے گلے سے لگا لیا اور آنکھون کے بوسے لینے لگے اور فرمانے لگے کہ تمہاری سعی مشکور ہے یا علی مین خوش ہون خدا خوش ہے جبرئیل اور میکائیل اور تمام فرشتگان خدا خوش ہین۔

بند ۶

ہو کر کے فتحیاب شہ لافتے چلے — منصور ہو کے پیش شہ انبیا چلے
دیکھا رسول نے کہ اودہر مرتضیٰ چلے — پھیلا ئی ہاتہہ اودہر سے رسولخدا چلے

خوش خوش نبی نے آکے بغل مین لیا علی

بند ۷

فرمایا اسطرحسے کہ سن سید العرب — کیا کام بنگیا ہے تری ہاتہہ سے عجب

بوسہ دیا جبین و رخ مرتضیٰ پہ جب	خوش ہیں خدا ملائکہ جبرئیل سب کے سب
فرماتے اسطرح سے ہیں باب مصطفٰے علے	

عن علی علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلعم یوم فتحت خیبر لولا ان تقول طائفۃ من امتی ما قالت النصاریٰ فی عیسیٰ ابن مریم لقلت فیک الیوم مقالا لا تجیت لا تمر علی ملاء من المسلمین الا اخذو التراب من تحت رجلیک و فضل طہورک یستشفون بہما و لکن حسبک ان تکون منی و انا منک ترثنی و ارثک و انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی یا علی انت تؤدی دینی و تقاتل علی سنتی و انت فی الآخرۃ اقرب الناس منی و انک غداً علی الحوض خلیفتی تذود عنہ المخالفین و انت اول من یرد علی الحوض و انت اول داخل فی الجنۃ من امتی و شیعتک علی منابر من نور رواء مرو بین مبیضۃ وجوھھم حولی اشفع لھم فیکونون غداً فی الجنۃ جیرانی و ان اعدائک غداً ظماء مظمون مسودۃ وجوھھم مقمحون و مقمعون یضربون بالمقامع و ھی سیاط من نار و مقتحمین حربک حربی و سلمک سلمی و سرک سری و علانیتک علانیتی و سریرۃ صدرک کسریرۃ صدری و انت باب علمی و ان ولدک ولدی و لحمک لحمی و دمک دمی و ان الحق معک و الحق علی لسانک و فی قلبک و بین عینیک و الایمان مخالط لحمک و دمک کما خالط لحمی و دمی و ان اللہ عزوجل امرنی ان ابشرک انک انت و عترتک فی الجنۃ و عدوک فی النار لا یرد علی الحوض مبغض لک و لا یغیب عنہ محب لک قال علی فخررت ساجداً للہ تعالیٰ و حمدتہ علی ما من الاسلام و القران و حببنی الی خاتم النبیین و سید المرسلین ترجمہ یعنے خود جناب علی مرتضیٰ ناقل ہیں کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ اگر تمہارے بارے میں میری امت کے لوگ وہ باتیں نہ کرنے لگتے جو نصاریٰ

حضرت عیسے ابن مریم کی نسبت کرتے ہین تو آج مین تمہاری شان مین وہ بات کہتا کہ تم جدہر
مسلمانون کیطرف سے ہوکر نکلتے لوگ تمہارے قدم کی گرد تک چہوڑتے اور بچی ہوئی آب طہارت
سے شفائے کلی حاصل کرتے تاہم اسیقدر کافی ہے کہ تم مجہسے ہو اور مین تجہسے ہون تم میرے
وارث ہو اور مین تمہارا وارث ہون تم میرے وہی ہو جو ہارون موسے کے تہے (بہائی اور وزیر) لیکن
میرے بعد نبی نہوگا تم میرا قرض ادا کروگے تم میری سنت پر جہاد کروگے تم روز آخرت سب مین مجہسے
قریب ہوگے تم حوض کوثر پر سب سے پہلے میرے پاس پہونچوگے اور وہان میرے بہی خلیفہ ہوگے تم
منافقون کے دور کرنے والے ہوگے تم تمام امت سے پہلے جنت مین جاؤگے تمہارے
شیعون کو نور کے منبرون پر جگہہ ملیگی وہ سیر و سیراب ہونگے اونکے چہرے نورانی ہونگے
وہ سب میرے گرد ہون گے مین اونکی شفاعت کرونگا وہ جنت مین میرے ہمسایہ
ہون گے اور تمہارے دشمن پیاسے ہون گے چہرے اونکے کالے ہون گے اور شکیں
کسی ہونگی جہنم مین آتشین تلوارون سے مارے جائین گے تجسے جنگ مجہسے جنگ ہے
تجسے صلح میری صلح ہے تمہارا راز میرا راز ہے اور تمہارا اعلان میرا اعلان ہے جو تمہارے
سینہ مین ہے وہ میرے سینہ مین ہے تم میرے شہر علم کے دروازہ ہو تمہاری اولاد
میری اولاد ہے تمہارا گوشت میرا گوشت ہے تمہارا خون میرا خون ہے حق تمہارے ساتھ ہے
حق تمہاری زبان پر ہے حق تمہارے دل مین ہے حق تمہاری آنکہون مین ہے اور ایمان
تمہارے ہر رگ و پے مین اوسیطرح مخلوط ہے کہ جسطرح میرے رگ و پے مین اے علی خدا کے
حکم سے تمکو بشارت دیتا ہون کہ تم اور تمہارے دوست جنتی ہین تمہارا دشمن دوزخی ہے
اور وہ کبہی حوض کوثر تک نہین پہونچ سکتا اور کوئی دوست تمہارا کبہی حوض کوثر سے
محروم نہین رہ سکتا جناب علی مرتضے فرماتے ہین کہ یہہ سنکر مین سجدہ مین جہک گیا اور اسپر حمد
خدا بجالایا کہ اوسنے اسلام و قرآن کی نعمت مجہے عطا کی اور خاتم النبیین و سید المرسلین کا مجہے محبوب
قرار دیا فائدہ اس جنگ مین جناب علی مرتضے نے مافوق قوت انسانی جو بکمال قوت و جرأت اور طاقت کی

ایک یادگار نظیر پیش کی انسانونکو نہایت تعجب مین ڈالتی ہے اوس سخت اور پر آشوب ہنگامہ حرب وضرب مین جبکہ ایک سے ایک بہادر شجاع پہلوان دوسرے کے قتل کے بعد جھنجلا جھنجلا کر مقابلہ مین آتا تہا اور رجز پڑہتا تہا جناب علی مرتضی نہایت استقلال کے ساتہہ اونکے رجز کا جواب بہی دیتے جاتے تہے اور خدا کی درگاہ مین کامل بہروسے کے ساتہہ کامیابی کی التجا بہی کرتے جاتے تہے اور اوسی حالت مین نبی برحق اور اونکے دین کی مدح وثنا بہی کرتے جاتے تہے اور بڑی دلیری کے ساتہہ حریف کو قتل کر کے حمد خدا مین معروف اور رطب اللسان ہوتے تہے اور جب حریف کے آنے مین تاخیر ہوتی تہی تو خود فوج کفار کو جوش دلادیتے تہے یہہ تمام امور ایسے تحمل اور استقلال اور رضاجوی حق کے دلائل ہین کہ تاریخ دنیا مین اپنی نظیر نہین رکہتے اسمین شک نہین کہ جناب علی مرتضے سے جو شجاعت وقوت اس معرکہ مین ظاہر ہوئی وہ اسی قابل تہی کہ انسانی طاقت کے مقابلہ مین اوسکی نسبت شک کیا جائے بعض علما اسپر گئے ہین کہ در قلعہ اوکہاڑنا عالم قدرت سے ہوا نہ عالم عادت سے اور عالم حقیقت سے ہوا نہ مجاز سے اور اسی رائے کی تائید جناب علی مرتضے کے اس قول سے کی گئی ہے کہ اوسکو مین نے قوت روحانی سے اوکہاڑا نہ جسمانی سے اسمین شبہہ نہین ہوسکتا ہے کہ نفوس قدسیہ مین ایک قوت باطنی ہوا کرتی ہے جو معمولی اوقات پر ظاہر نہین ہوتی لیکن کسی خاص تحریک سے جبکہ وہ جوش مین آتی ہے تب اوس سے ایسے امور ظاہر ہوتے ہین کہ معمولی حالت مین مقابلہ مین وہ مثل خرق عادت کے نظر آتی ہین اس سے کوی انکار نہین کرسکتا کہ جناب علی مرتضی اپنے عہد مین اور جبتک کہ اونکے بعد اونکا مثل پیدا نہوا ایک ایسے شجاع اور قوی تہے کہ جنکا کوی ہمسر نتہا اس معرکہ مین جونادر الوجود قوت روحانی حمایت اسلام کے جوش کی سبب سے برانگیختہ ہوی اوسنے وہ کار نمایاں کیئے کہ جو دوسرون سے خواب مین بہی نہین ہوسکتے

فرماتے ہین علی ولی شاہ صف شکن	بیت	حقمین مری رسول نے فرمایا یہہ سخن
کہتا تمہاری باب مین مضمون من وعن		امت کے لوگ کہتے تری عیسیٰ زدہ سخن

عیسے کے بابمین جو نصاری کا تہا علے

بند ٦٢
وہ بات کہتا آج تمہاری وہ شان مین — جسسے تمہارا افضل ہو ظاہر جہان مین
اسلام والے جمع ہون اوسجا مکان مین — ہوتا گذر تمہارا جو اوس درمیان مین

خاک قدم کو لیتے وہ سب بر ملا علے

بند ٦٣
کرتے طلب شفا تری آب طہور سے — کافی ہے اسقدر کہ ہو تم میرے نور سے
مین تمسے تم ہو مجہسے خدا کے حضور سے — ہارون کے مثل تم ہوی رب غفور سے

تم میرے بہائی اور مین تمہارا ہون یا علی

بند ٦٤
لیکن نبی نہوگا مرے بعد یا علے — تم قرض کو کروگے ادا مرتضی علے
سنت پہ میری خوب کروگے غزا علے — مجہسے قریب تم ہو بروز جزا علے

کوثر پہ جاکے میرا خلیفہ ہوا علے

بند ٦٥
تم دوستون کو جام طہورا پلاؤگے — اور دشمنونکو وہانسے تم اپنے ہکاؤگے
شیعونکو اپنے نور کا منبر دلاؤگے — نورانی چہرے حشر مین اونکے بناؤگے

جو گرد شیعہ بیچ مین ہون مصطفے علی

بند ٦٦
وہ سب مری شفاعت کبرا مین آئینگے — جنت مین سب وہی مرا ہمسایہ پائینگے
دشمن تمہارے پانیکو ترسائے جائینگے — منہہ کالا تازیانونسے وہ مارے جائینگے

دشمن ترا جحیم مین داخل ہوا علے

بند ٦٧
تجہسے لڑا وہ مجہسے لڑا خانماں خراب — ہے صلح تیری صلح مری یا ابا تراب
جو راز تیرا راز وہ میرا ہے بیحساب — اعلان تیرا میرا وہ اعلان ہے فتساب

سینہ جو میرا تیرا وہ سینہ ہوا علے

بند ٦٨
ایمان تیری ہر رگ وپے میں درآیا ہے — جسطرح میری ہر رگ وپے میں سمایا ہے
دینے رسول تمکو بشارت یہہ آیا ہے — جنت کو حقنے تیرے ہی خاطر بنایا ہے

خلد بریں شیعوں کو مسکن ملا علی

دشمن تمہارا دوزخی ہے اور زبون زشت | بند ۶۴ | وہ دوزخی نجائیگا ہرگز سوی بہشت
کوثر تلک نہ پہونچیگا وہ ساکن کنشت | | اور دوستوں کے حصہ میں کوثر کی ہے بہشت

سنتے ہی اسکے سجدہ حقیقیں گیا علی

پھر اسطرحسے شاہ سر افراز نے کہا | بند | خالق نے اپنے فضل سے قرآن عطا کیا
اسلام کا اوسی نے سبق پہلے سے دیا | | اور حضرت رسول کا محبوب کر دیا

سب مرتبوں میں افضل و اعلے ہوا علی

اب ختم منقبت ہوئی یا شاہ اولیا | بند | میرے شفیع ہو جیسے شاہنشہ ہدا
بر آدیں حاجتیں مری از پیش کبریا | | کسکو کفیل اپنا بناؤں شہ ورا

تیرے سوا نہیں کوئی مشکلکشا علی

عتبات اولیا کی زیارت نصیب ہو | بند | وہ دن الٰہی مجھسے بہت اب قریب ہو
مشہد میں جاکے زائر شاہ غریب ہو | | تو سب دعاؤں کا مری یارب مجیب ہے

میرے شفیع محمد آل عبا علی

حاجت روا ہو میرے شہنشاہ ال اتی | بند | تیرے سوا نہیں کوئی حاجت روا مرا
پہونچوں نجف میں جاکے ترا عتبہ پر خطا | | طائف ضریح پاک کا ہو صبح اور مسا

چومے ضریح پاک کو رضوان یا علی

تمام شد

مورخہ ۱۳ ماہ رجب المرجب ۱۳۱۶ھ بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ
وزیر گنج مطبوعہ مطبع اثنا عشری سید عابد علی رضوی

قطعه تاریخ

کتاب گلدستهٔ جنان از نتائج فکر شاعر شیرین کلام مداح امام علیه السلام

عالیجناب منشی میر عباس علیصاحب متخلص به عالی۔



چون مخمس بمدح زوج بتول	گفت رضوان بفکر و ذہن سلیم
ہست در آب و تاب بندش	رو کش آبِ کوثر و تسنیم
مائل طبع شد دل باکش	که رسد فیض این بهر اقلیم
گفت عالی سن از پی جودت	رشک گلدستهٔ جنان نعیم
	۱۳۱۳ ھ

